علاوہ دوسرے مذاہب جو رائج نہیں ہوسکے۔ ان سب کا بیان ہے۔ تیسرا باب اسلامی قانون کے ماٰخذ یا اصولِ شرعیہ پر ہے۔ چوتھے باب میں ان اصول پر بحث ہے جن کی وجہ سے احکام میں تبدیلی ہوسکتی ہے اور حکومت کو براہِ راست قانون سازی کا حق حاصل ہوتا ہے۔ اسی سلسلہ میں شرعِ اسلامی اور رومی قانون کے باہمی تعلق پر گفتگو ہوگئی ہے۔ پانچویں باب میں قواعدِ کلیہ مثلاً معلومات عامہ۔ ضرورت اور حاجت کا حکم۔ کاموں میں نیت۔ گواہوں کے عام قاعدے۔ اقرار، قسم اور زبانی گواہی وغیرہ کا ذکر ہے۔ اس کے بعد کتاب کے عربی اور غیر عربی ماٰخذ کی ایک طویل فہرست ہے۔ تشریعِ اسلامی پر اس سے پہلے بھی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ تحقیق و نظر کے اعتبار سے یہ کتاب سب سے بہتر ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب اسی کا اردو ترجمہ ہے جو شگفتہ اور سلیس و رواں ہے۔ علما، طلبا اور عام اربابِ ذوق کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

**کابل میں سات سال** | از مولانا عبید اللہ سندھی تقطیع خورد ضخامت ۱۱۲ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ پتہ:۔ سندھ ساگر اکادمی لاہور۔

مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اپنے استاد شیخ الہند کے حکم سے ہندوستان کی آزادی کے لئے کوشش کے سلسلہ میں ۱۹۱۵ء میں کابل گئے تھے اور سات برس وہاں مقیم رہے تھے۔ یہ کتاب خود مولانا کے قلم کی لکھی ہوئی اس مدت کی ایک مختصر روئداد ہے۔ خاص تحریک کے سلسلہ میں مولانا کی کابل کے عمائد و اراکینِ سلطنت سے کیا کیا باتیں ہوئیں کیا کیا پلان اور منصوبے بنے؟ ان چیزوں کو تو مولانا مصلحتًہ تفصیل سے نہیں بیان کر سکے ہیں۔ تاہم اس اہم تحریک کے مختلف پہلوؤں کا ذکر اس طرح آگیا ہے کہ ان سے اس تحریک کے بانی اور اس کے کارکنوں کی عملی اور اخلاقی عظمت کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ انگریزوں کی وسیع اور نہایت دقیق سیاست، ایران۔ ٹرکی اور افغانستان کی حکومتوں کی بے بسی اور زبوں حالی انقلاب پسند ہندو لیڈروں تک کی فرقہ وارانہ ذہنیت اور مولانا سندھی کے ذریعے اس کی اصلاح۔ حضرت شیخ الہند کی تحریک کی وسعت گہرائی اور اس تحریک کے خاص خاص کارکن افراد ان تمام چیزوں سے واقفیت ہوجاتی ہے جو بصیرت افروز بھی ہے اور عبرت آفریں بھی! روئداد کے آخر میں مولانا کی خود نوشت سوانحعمری بھی شامل کر دی گئی ہے اور شروع میں فکرِ سندھی کے مشہور شارح محمد سرور صاحب کے قلم سے ایک مقدمہ بھی ہے جس میں انہوں نے مولانا کی اس تاریخی یادداشت کا خلاصہ دل نشین انداز میں نقل کر دیا ہے۔ یہ روئداد جد وجہد آزادی کی تاریخ کا ایک بہت اہم اور ضروری باب ہے۔ اس لئے اس تاریخ کے ہر طالب علم